سوال

مرد اور عورت کی نماز جنازہ میں صیغوں کی تبدیلی اور جس دعا میں میت کا نام لے کر پکارا جاتا ہے وہاں نام نہ لیا جائے تو اس جگہ پہ کیا الفاظ بولے جائیں گے؟ اللھم اِن فلان بن فلان والی والی دعا میں اگر میت کا نام نہ لیا جائے تو کون کون سی صیغوں کی تبدیلی کہاں کہاں ہوگی؟

جواب

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

نماز جنازہ کی مسنون دعاؤں میں میت کے مذکر مؤنث کے اعتبار سے صیغوں کی تبدیلی کی جا سکتی ہے، یعنی آدمی کے لیے مذکر کے صیغوں اور عورت کے لیے مؤنث کے صیغوں اور ضمیروں کے ساتھ دعا کی جائے۔

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

مَا أَصَابَ أَحَدًا قَطُّ هَمٌّ وَلَا حَزَنٌ فَقَالَ اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ نَاصِيَتِي بِيَدِكَ مَاضٍ فِيَّ حُكْمُكَ عَدْلٌ فِيَّ قَضَاؤُكَ أَسْأَلُكَ بِكُلِّ اسْمٍ هُوَ لَكَ سَمَّيْتَ بِهِ نَفْسَكَ أَوْ عَلَّمْتَهُ أَحَدًا مِنْ خَلْقِكَ أَوْ أَنْزَلْتَهُ فِي كِتَابِكَ أَوْ اسْتَأْثَرْتَ بِهِ فِي عِلْمِ الْغَيْبِ عِنْدَكَ أَنْ تَجْعَلَ الْقُرْآنَ رَبِيعَ قَلْبِي وَنُورَ صَدْرِي وَجِلَاءَ حُزْنِي وَذَهَابَ هَمِّي إِلَّا أَذْهَبَ اللَّهُ هَمَّهُ وَحُزْنَهُ وَأَبْدَلَهُ مَكَانَهُ فَرَجًا قَالَ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَلَا نَتَعَلَّمُهَا فَقَالَ بَلَى يَنْبَغِي لِمَنْ سَمِعَهَا أَنْ يَتَعَلَّمَهَا) السلسلة الصحيحة: 199)

جس شخص کو جب کبھی کوئی مصیبت یا غم لاحق ہو اور وہ یہ کلمات کہہ لے تو اللہ تعالیٰ اس کی مصیبت اور غم کو دور کر کے اس کی جگہ خوشی عطاء فرمائیں گے، وہ کلمات یہ ہیں اے اللہ! میں آپ غلام ابن غلام ہوں، آپ کی باندی کا بیٹا ہوں میری پیشانی آپ کے ہاتھ میں ہے، میری ذات پر آپ ہیکا حکم چلتا ہے، میری ذات کے متعلق آپ کا فیصلہ عدل وانصاف والا ہے، میں آپ کو آپ کے ہر اس نام کا واسطہ دے کر کہتا ہوں کہ جو آپ نے اپنے لیے خود تجویز کیا، یا اپنی مخلوق میں سے کسی کو وہ نام سکھایا، یا اپنی کتاب میں نازل فرمایا، یا اپنے پاس علم غیب میں ہی اسے محفوظ رکھا، کہ آپ قرآن کریم کو میرے دل کی بہار، سینے کا نور، غم میں روشنی اور پریشانی کی دوری کا ذریعہ بنا دیں، کسی نے پوچھا یا رسول اللہ! کیا ہم اس دعاء کو سیکھ لیں، فرمایا کیوں نہیں، جو بھی اس دعاء کو سنے اس کے لئے مناسب ہے کہ اسے سیکھ لے۔

مذکورہ دعا کے شروع والے الفاظ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے دعا کے الفاظ یوں بتائے: اللَّهُمَّ إِنِّي عَبْدُكَ وَابْنُ عَبْدِكَ وَابْنُ أَمَتِكَ (اے اللہ! میں تیرا بندہ ہوں، تیرے بندے کا بیٹا اور تیری بندی کا بیٹا ہوں)۔ ظاہری بات ہے، اگر یہی دعا کرنے والی عورت ہو تو وہ اس طرح دعا کرے گی: اللَّهُمَّ إِنِّي أَمَتُكَ وَبِنْتُ عَبْدِكَ وَبِنْتُ أَمَتِكَ (اے اللہ! میں تیری بندی، تیرے بندے کی بیٹی اور تیری بندی کی بیٹی ہوں)۔

واضح رہے کہ اگر مؤنث کے لیے صیغے یا ضمیریں تبدیل نا بھی کی جائیں تو بھی جائز ہے، اس وقت انسان اپنے ذہن میں میت کا تصور رکھے گا کیونکہ عورت بھی میت ہے۔

میت کا نام لے کر بھی دعا کی جا سکتی ہے۔

سیدنا واثلہ بن اسقع رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَلَى رَجُلٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ قَالَ عَبْدُ الرَّحْمَنِ مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (سنن أبي داود، الجنائز: 3202) (صحيح)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ایک مسلمان کی نماز جنازہ پڑھائی ۔ میں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو یہ کہتے ہوئے سنا : اللَّهُمَّ إِنَّ فُلَانَ بْنَ فُلَانٍ فِي ذِمَّتِكَ فَقِهِ فِتْنَةَ الْقَبْرِ، جبکہ عبدالرحمن بن ابراہیم نے یوں کہا : مِنْ ذِمَّتِكَ وَحَبْلِ جِوَارِكَ فَقِهِ مِنْ فِتْنَةِ الْقَبْرِ وَعَذَابِ النَّارِ وَأَنْتَ أَهْلُ الْوَفَاءِ وَالْحَمْدِ اللَّهُمَّ فَاغْفِرْ لَهُ وَارْحَمْهُ إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ (اے اللہ ! فلاں بن فلاں تیرے ذمے (کفالت) میں ہے اور تیری ہمسائیگی اور امان میں آگیا ہے ۔ سو تو اسے قبر کی آزمائش اور آگ کے عذاب سے محفوظ فردے ' تو اپنے وعدے وفا کرنے والا اور حق والا ہے ۔ اے اللہ ! اسے بخش دے اور اس پر رحم فر' بلاشبہ تو بہت ہی بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے ۔)

فلان بن فلان کی جگہ میت کا نام لیا جائے گا۔

والله أعلم بالصواب

محدث فتویٰ کمیٹی

شیخ عطاء الرحمن علوی